قرآن مجید کے حقوق اور ہماری ذمہ داریاں

از: فضل الرحمٰن اصلاحی فاضل دیوبند
اسکالر، دارالمصنّفین شبلی اکیڈمی اعظم گڈھ

عظمت قرآن بہ زبان قرآن:- قرآن کریم کا تعارف جتنا عمدہ خود قرآن سے ہوسکتا ہے اور اس کی عظمت شناسی خود اس کے ذریعے جتنے بہتر طریقے سے ہوسکتی ہے، کسی اور ذریعہ سے نہیں ہوسکتی کیوں کہ قرآن اللہ کا کلام ہے، آیئے ذرا قدرے تفصیل سے اس بات کا جائزہ لیں کہ قرآن کریم بذاتِ خود اپنا تعارف کس انداز سے پیش کرتا ہے۔ چنانچہ سورۂ ھود میں خود باری تعالیٰ فرماتے ہیں: ”الٓرٰ کِتٰبٌ اُحْکِمَتْ آیٰتُه ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَکِیْمٍ خَبِیْرٍ“ (الٓرٰ) (یہ) وہ کتاب ہے جس کی آیتیں محکم ہیں، پھر تفصیل سے بیان کی گئی ہیں، بڑے حکمت والے، بہت خبر رکھنے والے (اللہ) کی طرف سے۔(۱)

سورۃ الشعراء میں قرآن کا تعارف یوں رقم ہے ”وَاِنَّه لَتَنْزِیْلُ رَبِّ العالمین o نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الأَمِیْنُ o عَلٰی قَلْبِكَ لِتَکُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ o بِلِسَانٍ عربیٍ مبین o“ (اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ (قرآن) پروردگار عالم کا نازل فرمایا ہوا ہے، اسے امانت دار فرشتے نے (اے محمدﷺ) تمہارے دل پر اتارا ہے تاکہ (تم لوگوں کو عذابِ آخرت) سے خبردار کرنے والے بنو، صاف ستھری عربی زبان میں)۔(۲)

مندرجہ بالا آیت کے ضمن میں الشیخ محمود بن احمد الدوسری رقم طراز ہیں: ”اللہ جل جلالہ نے قرآن کریم نازل فرمانے کی نسبت اپنی طرف صرف اسی آیت میں نہیں کی؛ بلکہ پچاس یا اس سے بھی زیادہ آیتوں میں کی ہے.....اور یہ اللہ کا کلام ہے، کلام کرنے والے کا حسنِ کمال، کلام کی سچائی کی دلیل ہوتا ہے، اس طرح اس کی عظمت و رفعت کی شان بھی واضح ہوتی ہے؛ کیوں کہ اسے نازل فرمانے والا بڑی عظمتوں والا ہے، مزید برآں قرآن کے شرف اس کی قدر و منزلت اور عظمت ہی کی وجہ سے امت مسلمہ کی شان بلند ہوتی ہے“ (۳)۔

سورۂ یوسف میں قرآن اپنا تعارف یوں پیش کرتا ہے: ''مَا كَانَ حَدِيْثاً يُفْتَرىٰ وَلٰكِن تَصْدِيْقَ الذى بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كلِّ شَىْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِقَوْمٍ يُؤمِنُونَ o'' (۴)

ایسے ہی سورۂ یوسف میں ایک جگہ اور ہے، ''نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ هٰذا القُرْآنَ وَإِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الغٰفلين'' (اور ہم بیان کرتے ہیں تیرے پاس بہت اچھا بیان اس واسطے کہ بھیجا ہم نے تیری طرف یہ قرآن اور تو تھا اس سے پہلے البتہ بے خبروں میں) (۵) اور سورۂ مائدہ میں ہے قَدْ جَآئَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُورٌ وَّ كِتَابٌ مبينo (۶)

سورۂ فرقان میں ذکر ہے ''تَبَارَكَ الذى نَزَّلَ الفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ للعالَمِيْن نَذِيْراً'' o (۷)

سورہ بنی اسرائیل میں اس کا تذکرہ یوں کیا گیا ہے ''إِنَّ هٰذا القرآنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ أَقْوَمُ'' (بلاشبہ یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو سب سے زیادہ سیدھی ہے) (۸)

اسی طرح سورۂ یونس میں قرآن مجید کو رحمتِ خداوندی سے موسوم کیا گیا ہے، جیسا کہ مذکور ہے، ''قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُواط هُوَخَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُوْنَo'' یہ صرف اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے کہ یہ نعمت تمہیں نصیب ہوئی، پس یہ وہ چیز ہے، جس پر لوگوں کو چاہیے کہ خوشیاں منائیں، جتنی بھی چیزیں دنیا میں لوگ سمیٹتے ہیں، قرآن کی نعمت، ان سب سے زیادہ بہتر اور قیمتی ہے (۹)

رمضان کا مکمل مہینہ قرآن مجید کی نعمت سے منسوب کردیا گیا، چنانچہ ارشاد ربّانی ہے ''شَهْرُ رَمَضَانَ الذِىْ أُنْزِلَ فِيْهِ القُرْآنَ''۔ محترم خرم مراد صاحب مرحوم اس کی دل نشیں تشریح کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: ''قرآن مجید سے زیادہ بڑی کوئی نعمت ایسی نہیں ہے، جو خوشی و مسرت اور جشن کی مستحق ہو، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالی نے ہماری خوشی کے سب سے بڑے دن کو قرآن مجید کے ساتھ وابستہ کردیا ہے''۔ (۱۰)

قرآن کریم کی عظمت و جامعیت کو سورۂ مائدۃ میں بڑے ہی بلیغ پیرایے میں بیان کیا گیا ہے، جس کو سن کر ایک یہودی نے امیر المومنین حضرت عمرؓ سے کہا تھا کہ تمہاری کتاب میں ایک آیت ایسی نازل ہوئی ہے، اگر یہ آیت ہمارے یہاں نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس دن یوم عید اور جشن کا دن بنالیتے، اس پر حضرت عمرؓ نے اس سے اس آیت کے متعلق دریافت فرمایا، وہ کون سی آیت ہے؟ اس یہودی نے جواب دیا سورۂ مائدۃ کی درج ذیل آیت:- ''اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِىْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الإِسْلَامَ دِيْناً'' (آج میں نے تمہارے

دین کوتمہارے لیے مکمل کردیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کردی اور تمہارے لیے اسلام کو بحیثیت دین پسند کیا)۔

مولانا امین احسن اصلاحیؒ قرآن کی عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: ”قرآن مجید کو ایک اعلیٰ اور برتر کلام مان کر اس کو سمجھنے کی کوشش کی جائے، اگر دل میں قرآن مجید کی عظمت و اہمیت نہ ہوتو آدمی اس کے حقائق و معارف کے دریافت کرنے پر محنت صرف نہیں کرسکتا“۔(۱۱)

اے کاش! آج امت مسلمہ کو اس کا احساس ہوجاتا کہ قرآن مجید کی شکل میں روئے زمین پر سب سے بڑی نعمت جو اس کو ودیعت کی گئی ہے، یہی کتاب عظیم ہے۔

ع اے کاش کہ ہوجاتی قرآن سے شناسائی

عظمتِ قرآن بہ زبان صاحب قرآن:- رسول اللہ ﷺ نے یوں تو قرآن کے فضائل اور اس کی اہمیت کو مختلف پیرایے میں بیان کیا ہے، یہاں پر اس سلسلے میں چند احادیث مبارکہ درج کی جاتی ہیں۔

”کِتَابُ اللّٰهِ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ المَمْدُوْدِ مِنَ السَّمَاءِ إلیٰ الأرْضِ“(۱۲)

اسی طرح سے ایک دوسرے موقع پر آپ ﷺ کا ارشاد ہے، قرآن کی تلاوت اور اس کا مذاکرہ نزول سکینت، رحمت کا باعث بنتا ہے۔

”مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ يَتَدَارَسُوْنَ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمْ المَلائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَه“۔(۱۳)

حضرت علیؓ کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی جاتی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ اس امت کے لیے سب سے عمدہ دوا قرآن مجید ہے۔ ”عَنْ عَلِيٍ قال: قالَ رسولُ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم خَيْرُ الدَّوَاءِ القُرْآنُ“۔

آج اس امت کی مثال اس پیاسے کی سی ہوگئی ہے، جس کے پڑوس میں میٹھا چشمہ بہہ رہا ہو، مگر وہ اس چشمے سے سیراب ہونے کے بجائے گندے پانی سے اپنا پیٹ بھرنا چاہتا ہے۔

اس موقع پر پیارے نبیؐ کی اس وصیت کو ہمہ وقت یاد رکھنے کی ضرورت ہے ”اِسْمَعُوا منّی تَعَيَّشُوا“ (میری باتیں غور سے سنو، یہ باتیں غور وخوض سے سنوگے تو پھلتے پھولتے رہوگے) اور اسی موقع پر آپؐ نے بڑی دل سوزی سے فرمایا تھا ”تَرَكْتُ فِيكُمْ أمْرَيْنِ مَا إنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا لَنْ تَضِلّوا كتابَ اللّٰهِ وَسُنَّتِي“(۱۴) وہ لوگ کتنے خوش نصیب ہیں جو ان ارشادات پر کان

دھرتے ہیں اور قرآن مجید کی خدمت میں اپنی زندگیاں قربان کر رہے ہیں، وہ اس بشارت میں شامل ہیں۔ ''خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرآنَ وَعَلَّمَه'' (تم لوگوں میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن مجید سیکھے اور دوسروں کو سکھائے)۔

نعمتِ قرآن اورتعمیرِ سیرت:- قرآن مجید میں کلام الٰہی کو نعمت کے طور پر کئی جگہ بیان کیا گیا ہے۔

مثلاً-''فَذَکِّرْ فَمَا أنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَلاَ مَجْنُونٍ''.

اورسورۃ القلم میں یوں ذکر کیا گیا۔ ''مَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ'' ہ۔

قرآن مجید جیسی بیش بہا کتاب ہدایت اس امت کو عطا کی گئی تو اس کا شکریہ ادا کرنا لازم ہے۔شکر کے معنی یہاں پر یہ ہے کہ قرآن مجید کے حقوق ادا کیئے جائیں۔

قرآن کریم کے بنیادی حقوق درج ذیل ہیں:

۱۔قرآن پر ایمان لانا ۲۔قرآن کا پڑھنا ۳۔قرآن کا سمجھنا ۴۔قرآن پر عمل کرنا ۵۔قرآن کی تبلیغ کرنا۔

زوال امت کا اصل سبب و اصلاح معاشرہ :- اگر تاریخ سے سوال پوچھا جائے کہ قرآن مجید جیسی عظیم نعمت کے ہوتے ہوئے یہ امت کیوں رو بہ زوال ہے؟ تو تاریخ ہمیں اس کا جواب دے گی کہ ''إنَّ اللّٰهَ لاَيُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ''۔ ''اللہ تعالی کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب کہ وہ خود (اپنے ارادے واختیار سے) اپنے حالات ونفسیات نہ بدل لیں''۔

شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ نے مالٹا کی تنہائیوں میں جوغور وخوض کر کے اس بیمار ملت کے لیے دوا تجویز کی تھی اے کاش اس ملت نے اگر اس نصیحت پر عمل کیا ہوتا تو شاید آج حالات اتنے ناگفتہ بہ نہ ہوتے، مفتی محمد شفیع عثمانی صاحبؒ اس سلسلے میں شیخ الہندؒ کی ترجمانی کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''میں نے جہاں تک جیل کی تنہائیوں میں اس پر غور کیا ہے کہ پوری دنیا میں مسلمان دینی اور دنیوی ہر حیثیت سے کیوں تباہ ہورہے ہیں تو اس کے دوسبب معلوم ہوئے، ایک ان کا قرآن کو چھوڑ دینا اور دوسرا ان کے آپس کے اختلاف اور خانہ جنگی، اس لیے میں وہیں سے یہ عزم لے کر آیا ہوں کہ اپنی باقی زندگی اس کام میں صرف کردوں گا کہ قرآن کریم کو لفظاً ومعناً عام کیا جائے اور مسلمانوں کے باہمی جنگ وجدال کو کسی قیمت پر برداشت نہ کیا جائے'' (۱۵) آگے مفتی محمد شفیع صاحب تحریر فرماتے ہیں ''....حضرت نے جو باتیں فرمائیں ہیں، اصل میں وہ دو نہیں ایک

ہی ہے.... اس لیے ہمارے اختلاف میں شدت اس وجہ سے ہوئی کہ ہم نے قرآن کو چھوڑ دیا اس لیے کہ قرآن مرکز تھا اور جب وہ اس مرکز سے دور ہوتے چلے گئے تو ایک دوسرے سے بھی دور ہوتے چلے گئے“۔(۱۶)

یہ بالکل سادہ سی بات ہے واقعی اگر قرآن پر کسی درجہ میں عمل کیا جاتا تو یہ خانہ جنگی یہاں تک نہ پہنچتی۔ آج سے چند سال پہلے مسلم محلوں سے گزرنے والا یہ لازماً محسوس کرلیتا تھا کہ یہ مسلم محلّہ ہے اور اس علاقے اور محلے میں قرآن کی برکت سے الگ ہی قسم کی رونق ہوا کرتی تھی۔ ”آج سے تیس چالیس سال پہلے مسلمانوں کے محلوں میں گذرتے ہوئے ہر گھر سے قرآن پڑھنے کی آواز تو آتی تھی یہ الگ بات ہے کہ لوگ اسے ٹھیک سے سمجھتے نہیں تھے، لیکن تلاوت تو بہرحال ہوتی تھی، اب تو تلاوت بھی نہیں ہوتی، غور وفکر اور تدبر کا تو سوال ہی نہیں، کون سیکھے اور کون پڑھے؟ عربی سے ہمارا کوئی دنیوی مفاد وابستہ ہو تو ہم سیکھیں، ہم انگریزی پڑھیں گے اور ایسی پڑھیں گے کہ انگریزوں کو پڑھادیں؛ لیکن عربی سیکھنے کے لیے کوئی بھی وقت نکالنے کے لیے تیار نہیں۔

خلاصہ بحث

یوں تو آج پوری دنیا کے مسلمان ظلم وجور کی چکی میں پس رہے ہیں اور زبان حال سے یہ فریاد الٰہی کررہے ہیں:

رحمتیں ہیں تری اغیار کے کاشانوں پر
برق گرتی ہے تو بیچارے مسلمانوں پر

اس فریاد سے پہلے ہمیں خود بحیثیت ملت یہ جائزہ لینا چاہیے کہ اس طرح کے ناگفتہ بہ حالات ہمارا ساتھ کیوں نہیں چھوڑ رہے ہیں؛ حالاں کہ اللہ رب العزت کی سنت تو یہ رہی ہے۔

”وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ“o (القرآن)

اس آیت کی روشنی میں ہمارا محاسبہ ہمارے سوئے ہوئے ضمیر کو بیدار کرے گا کہ قرآن کی تعلیمات پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے اس طرح کے حالات ہمارا مقدر بن چکے ہیں، لہٰذا سچے دل سے ہمیں پھر قرآن کے دامن میں پناہ ڈھونڈنی چاہیے۔ اس کے بغیر اور کوئی علاج کارگر نہیں ہوسکتا، امام مالکؒ جیسے بیدار مغز محدث وفقیہ نے اس بیمار ملت کا علاج یہی قرار دیا تھا۔

”لَنْ يَصْلَحَ هٰذِهِ الأُمَّةُ إِلَّا بِمَا صَلُحَ بِهِ أَوَّلُهَا“

”ان حالات میں اصل ضرورت اس بات کی ہے کہ قرآن حکیم کی طرف رجوع کیا

جائے، ہماری تقدیر اس وقت تک نہیں بدلے گی، اور ہم عزت وسربلندی حاصل نہیں کرسکتے جب تک کہ اس قرآن کا حق ادا نہیں کریں گے، ہمارے عروج وبلندی کے لیے اگر کوئی زینہ ہے تو قرآن ہے، ہماری قسمت اسی کتاب کے ساتھ وابستہ ہے، اگر کوئی راستہ کھلے گا تو اسی کے ذریعے کھلے گا۔‘‘(۱۷)

مراجع:

۱۔ سورہ ھود آیت نمبر۱
۲۔ سورۃ الشعراء آیت نمبر۱۹۲تا۱۹۵
۳۔ ماہنامہ شمس الاسلام، بھیرہ (پاکستان) قرآن نمبر ص۱۱ جلد ۸۶ ش ۸۔۷ (جولائی اگست ۲۰۱۱ء)
۴۔ سورۂ یوسف آیت نمبر۱۱۱
۵۔ سورہ یوسف آیت نمبر۳
۶۔ سورۃ المائدۃ آیت نمبر۱۵
۷۔ سورۃ الفرقان آیت نمبر۱
۸۔ سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر۹
۹۔ سورہ یونس آیت نمبر۵۸
۱۰۔ قرآن کا پیغام از خرم مراد مرحوم صاحب ص۳۰، اسلامک بک فاؤنڈیشن دہلی
۱۱۔ مبادی تدبر قرآن، از مولانا امین احسن اصلاحی ص۱۷، فاران فاؤنڈیشن لاہور
۱۲۔ سنن الترمذی حدیث نمبر۳۷۸۸
۱۳۔ سنن ابی داؤد حدیث نمبر۱۴۵۵
۱۴۔ خطبۂ حجۃ الوداع مشکوٰۃ ص۱۹، دیوبند سہارن پور
۱۵۔ وحدتِ امت از مفتی شفیع صاحب مرحوم ص۴۰۔۳۹
۱۶۔ ایضاً ص۴۱
۱۷۔ عظمت قرآن ص۲۵

❁ ❁ ❁